

سے لہو اسی وقت ٹپکے گا، جب چھری چھبونے سے دل خون ہو جائے گا، لیکن مرزا غالب کا مطلب یہ نہیں کہ واقعہ ایسا کیا جائے، مطلب صرف یہ ہے کہ دل کو بہر حال دو پارہ اور پیکوں کو بہر حال خونچکاں ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہو تو سینہ اس قابل ہے کہ اسے خنجر سے چیر دیا جائے اور دل اس لائق ہے کہ اس میں چھری چھو دی جائے یہ حقیقت اگلے شعر سے بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

۸۔ لغات۔ آتشکدے : آتش کا گھر۔ آتش پرستوں کا عبادت خانہ، جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔

آذر فشاں : آگ جھاڑنے اور برسانے والا۔

شرح : جو دل آتش عشق سے سراپا آتش کدہ بن جائے، وہ سینے کے لیے باعث ننگ ہے اور جو سانس آگ نہ اگلے، وہ دل کے لیے عار اور شرم کا موجب ہے۔

۹۔ شرح : دیوانگی کی حالت میں گھر خراب ہوتا ہے تو ہونے دو، میں بیابان کے چکر لگاؤں گا تو گھر کی دیکھ بھال کرنے والا کون ہوگا؟ اس حالت میں وہ اجڑتا ہے تو اجڑ جائے۔ اس میں میرا کیا نقصان ہے؟ گھر کی نہین زیادہ سے زیادہ سوگزی ہوگی۔ اس کے بدلے میں مجھے بیابان ملتا ہے، جس کی وسعت اور پہنائی کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

ظاہر ہے کہ مرزا نے گھر اور بیابان کا موازنہ کرتے وقت صرف رقبہ پیش نظر رکھا اور انداز بیان ایسا اختیار کیا کہ پڑھنے والے کو کسی دوسری چیز کا احساس ہی نہیں ہو سکتا۔ یہی شاعر کا کمال ہے، ورنہ گھر اور بیابان کے موازنے کی یہ کوئی اچھی صورت قطعاً نہیں۔ اس میں بھی شبہ نہیں کہ اگر ویرانی میں دونوں یکساں ہوں تو ترجیح کا فیصلہ وسعت رقبہ ہی کی بناء پر کیا جائے گا۔

۱۰۔ لغات۔ سمر نوشت : تقدیر، قسمت، خط پیشانی یعنی پیش آنے والے

حالات کی غیبی تحریر۔ مقدر۔